بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

سوال: کیا روایت بالمعنی اس دور میں جائز ہے، جیسا کہ عموماً وعظ ونصیحت کی مجالس میں مختلف احادیث اس طور پر نقل کی جاتی ہیں؟

جواب: محدثینِ کرام نے "روایت بالمعنی" کو صرف ضرورت کی بنا پر جائز قرار دیا ہے اور مصنفاتِ حدیثیہ میں احادیثِ مبارکہ کے مُدوَّن اور منضبط ہو جانے کے بعد چونکہ یہ ضرورت نہیں رہی، اس لئے اب بطورِ روایت کسی کتاب کی حدیث (عربی الفاظ) کو "روایت بالمعنی" کے طور پر نقل کرنا جائز نہیں ہے۔

چنانچہ حافظ ابن الصلاح (متوفی ٦٤٣ھ) رحمہ اللہ "معرفۃ انواع علم الحدیث" میں روایت بالمعنی سے متعلق بحث کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

> «ثم إن هذا الاختلاف لا نراه جاريًا، ولا أجراه الناس ـ فيما نعلم ـ فيما تضمنته بطون الكتب، فليس لأحد أن يغير لفظ شيء من كتاب مصنف، ويثبت بدله فيه لفظًا آخر بمعناه، فإن الرواية بالمعنى رخص فيها من رخص لما كان عليهم في ضبط الألفاظ والجمود عليها من الحرج والنصب، وذلك غير موجود فيما اشتملت عليه بطون الأوراق والكتب»(١).

---

(١) **«معرفة أنواع علم الحديث» لابن الصلاح**، ص: ٣٢٣، النوع السادس والعشرون في صفة رواية الحديث وشرط أدائه، وما يتعلق بذلك، التفريع الخامس: الرواية بالمعنى، ت: ماهر يسن الفحل، ط: دار الكتب العلمية، بيروت، الطبعة الأولى: ١٤٢٣هـ = ٢٠٠٢م.

اسی طرح حافظ ابن الصلاح رحمہ اللہ کے حوالے سے یہی بات شمس الدین سخاوی (متوفی ۹۰۲ھ) رحمہ اللہ نے "شرح التقریب والتیسیر" میں اور جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) رحمہ اللہ نے "تدریب الراوی" میں نقل فرمائی ہے(۱)۔

البتہ! وعظ ونصیحت اور اصلاح وارشاد کی مجالس میں چونکہ گفتگو خاص انداز سے اخذ وتحمل اور املاء وروایت کے طور پر نہیں ہوتی، اس لئے علماءِ کرام نے اس میں کچھ گنجائش دی ہے کہ وعظ ونصیحت کی مجلس میں کوئی عالم "روایت بالمعنی" کے طور پر حدیث بیان کرسکتا ہے، بشرطیکہ سامعین کے اس مغالطے میں پڑنے کا اندیشہ نہ ہو کہ وہ "روایت بالمعنی" کے طور پر حدیث بیان کرنے والے واعظ کے الفاظ کو ہی اصل حدیث کے الفاظ سمجھنے لگیں گے۔

وعظ ونصیحت کی مجالس میں اگرچہ روایت بالمعنی کے طور پر حدیث بیان کرنے کی گنجائش دی گئی ہے، مگر احتیاط اس میں بھی یہی ہے کہ کتبِ احادیث میں ثابت شدہ الفاظ کو ہی نقل کرنے کی کوشش کی جائے اور اگر "روایت بالمعنی" کے طور پر کوئی حدیث نقل کرنی بھی پڑ جائے، تو اس کے آخر میں «أو كما قال عليه الصلاة والسلام» یا اس طرح کے دیگر الفاظ کہہ دیے جائیں، تاکہ سامعین کے سامنے اس بات کی وضاحت ہو جائے کہ یہ بعینہ حدیث کے الفاظ نہیں ہیں۔

چنانچہ محقق نور الدین عترؒ حفظہ اللہ تعالی "منہج النقد فی علوم الحدیث" میں اس حوالے سے تحریر فرماتے ہیں:

> «هذا الخلاف في الرواية بالمعنى إنما كان في عصور الرواية قبل تدوين الحديث، أما بعد تدوين الحديث في المصنفات والكتب فقد زال الخلاف، ووجب اتباع اللفظ؛ لزوال الحاجة إلى قبول الرواية على

---

(۱) «**شرح التقريب والتيسير لمعرفة سنن البشير النذير ﷺ**» **للسخاوي**، ص: ٣٤٣، ت: علي بن أحمد الكندي، الطبعة الثانية: ١٤٢٩هـ = ٢٠٠٨م، و«**تدريب الراوي في شرح تقريب النواوي**» **للسوطي**: ٤/ ٤٤٤، النوع السادس والعشرون: صفة رواية الحديث، ت: محمد عوامة، ط: دار اليسر، المدينة المنورة، الطبعة الأولى: ١٤٣٧هـ = ٢٠١٦م.

المعنى، وقد استقر القول في العصور الأخيرة على منع الرواية بالمعنى عملًا..... فلا يسوغ لأحد الآن رواية الحديث بالمعنى إلا على سبيل التذكير بمعانيه في المجالس للوعظ ونحوه، فأما إيراده على سبيل الاحتجاج أو الرواية في المؤلفات فلا يجوز إلا باللفظ»(١).

اسی طرح ڈاکٹر محمود الطحان حفظہ اللہ "تیسیر مصطلح الحدیث" میں تحریر فرماتے ہیں:

«أما الكتب المصنفة فلا يجوز رواية شيء منها بالمعنى وتغيير الألفاظ التي فيها، وإن كان بمعناها؛ لأن جواز الرواية بالمعنى كان للضرورة إذا غابت عن الراوي كلمة من الكلمات، أما بعد تثبيت الأحاديث في الكتب فليس هناك ضرورة لرواية ما فيها بالمعنى.

هذا، وينبغي للراوي بالمعنى أن يقول بعد روايته الحديث: «أو كما قال أو نحوه أو شبهه»(٢).

لیکن اگر کسی مجلس کے لوگ سادہ لوح ہوں، یا واعظ انداز ہی ایسا اپنائے کہ جس کی وجہ سے سننے والوں کو اس بات کا مغالطہ لگ سکتا ہو کہ شاید یہ بعینہ حدیث کے الفاظ ہیں، تو اس صورت میں وعظ ونصیحت کی مجالس میں بھی "روایت بالمعنی" کے طور پر حدیث بیان کرنا درست نہیں ہے.............

..................................والله أعلم بالصواب

كتبه أبو الحاج محمد صديق إبراهيم المظفري عفى عنه

يوم الجمعة: ٢٩/ ١/ ١٤٤٢هـ = ١٨/ ٩/ ٢٠٢٠م

---

(١) **«منهج النقد في علوم الحديث» للدكتور محمود الطحان،** ص: ٢٢٨، الباب الثالث، الفصل الثاني في طرق أخذ الحديث وتحمله، ط: دار الفكر، دمشق.

(٢) **«تيسير مصطلح الحديث» للدكتور محمود الطحان،** ص: ١٤٩، الباب الثالث، الفصل الأول: كيفية ضبط الرواية وطرق تحملها، المبحث الرابع: صفة رواية الحديث، رواية الحديث بالمعنى، ط: البشرى، كراتشي.